

مرثیہ

یوم شہادۃ امیر المؤمنین مولانا علی بن ابیطالب ص - ۱۹ شہر رمضان المعظم -

طنین: مراج دولار انراہراء کا

شیرِ خدا کو سجدے میں قبلہ اندر مارا ہے
فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ كَا نَعْرَةَ فَلَکْ تَکْ گونجا ہے

موت فرشتہ جنگ میں مرہتا جسکے آگے آگے وہ نگس کے کمر اب خود اپنی موت کو ملنے نکلا ہے	نگس کے کمر پر دولنگی
سوئی وہ فتنہ جاگ اٹھی اور تیز ہوا ایک ایسی چلی مسجد کے بوجھ گئے دیے ، اب تو اندھیری دنیا ہے	
تیغ چلا بن ملجم کا ، اور ضربۂ ماٹھے پہ لگی مارا گیا میرا استاد ، روح امین پکارا ہے	
ناب میں ملونگا احد سے	کہتے ہے مولی جیت گیا ، میں نے شہادۃ پالی ہے روزِ قیامۃ میرے سبب ، فائر میرے شیعہ ہے
ماٹم میں بے ساختہ کیونہ مؤمن کا نہ ہاتھ اٹھے حق کا غضنفر قبیلے میں ، خون میں دوبا سویا ہے	
نیاد علی سد تانرہ ہے	خواب میں دیکھا پتھر کی کِرچی پہنچی گھر گھر میں ہر مؤمن کے گھر میں دل میں نام علی کا بسیرا ہے
گود میں مانہ کی بچہ ہو زخ تو انسو کیسے رگے حال ہوا قتلِ مولی سے ایسا صحابیو کا ہے	

<p>اج شہادۃ جسکی ہے ، مُشکل کُشاءِ عالم ہے مَرَج و بکاء کا عالم ہے جنّ و ملک میں نوحہ ہے</p>	
<p>نہ دنیا جسکے لیے بنی اُسنے صبر ہی صبر کیا نگذری عُمر سد محنتہ میں ، تا کہ شہادۃ پایا ہے</p>	<p>ن خاص خدا کے بندو کا دابر بلائے دنیا ہے</p>
<p>مولیٰ علی ، اللہ کے ولی ، محبوبِ پیغمبرِ یے پہانک کے خود جو کا انا سارے جہان کو پالا ہے</p>	
<p>نہر مشکل میں یاد کیا ہم نے ہمارے مولیٰ کو مولا علی یا علی لب پے ہر دم نعرہ ہے</p>	<p>ن اٹھتے بیٹھتے یاد کیا ہم نے نبی کے ناصر کو</p>
<p>حیدر نے جو اذان دی ، گونج رہی ہے عالم میں باقی رہے یے قُطب کے اِنسے علی کی دعوتِ زندہ ہے</p>	
<p>ایک ایک سانس سے پوچھو ہے حیدر کا احسان و کرم عشقِ علی میں محمودۃ دل اپنا دم بھرتا ہے</p>	

- ۱۴ -

شہزادی داکتر بضعة سیفیہ بگ ، فی میقات شہادۃ امیر المؤمنین ، دار السکینۃ ، ممبئی ۱۴۳۶ھ